کتب اهل سنت میں بارہ اماموں کا ذکر

<?xml encoding="UTF-8">

اهل سنت کی معتبر کتابوں میں بارہ اما م خصوصاً امام مهدی ارواحنا له الفداء (عج) کے اوصاف کے بارے میں متعدد روایات موجود هیں،یهاں تک که ان احادیث کی وجه سے بعض علمائے اهل سنت نے اپنی اپنی کتابوں میں آخری امام کیلئے ایک مستقل فصل قرار دی هے اور بعض نے امام عصر(ع) کے بارے میں مستقل کتابیں بهی لکهی هیں،لیکن فی الحال هم صحیحین سے اس بارے میں نقل شده روایات پیش کر نے پر اکتفا ء کرتے هیں :

١۔”...عن عبد الملک؛ سمعت جابر بن سمرة ؛قال: سمعت النبی(ص)یقول: یکون اثنیٰ عشرامیرا، فقال کلمة، لم اسمعها،فقال ابی: انه قال: کلهم من قریش“ [1]

عبد الملک نے جابر بن سمره سے نقل کیا هے:

میں نے رسول خدا(ص) سے سنا : آپ نے فرمایا: (میرے بعد میرے) باره امیر و خلیفه ہوں گے، جابر کهتے هیں : دوسرا کلمه میں نے ٹهیک سے نهیں سنا جس میں آنحضرت(ص) نے ان باره خلفاء کے بارے میں بتلایا تها که وه کس قبیله سے ہوں گے، لیکن بعد میں میرے پدر بزگوار نے مجه سے کها: وه جمله جو تم نے نهیں سنا وه یه تها که وه تمام خلفاء قریش سے ہوں گے۔

مسلم نے بهی اس حدیث کو آٹه سندوں کے ساته اپنی کتاب میں نقل کیا هے اور ا ن میں سے ایک حدیث میں اس طرح آ یا هے:

”...جابر بن سمرة؛ قال:انطلقتُ الی رسول(ص) اللّٰه ومعی ابی، فسمعته، یقول: لایَزَالُ هذَا الدین عَزِیزاً مَنِیعاً اِلیٰ اِثْنیٰ عَشَرَ خلیفةً؛ قال کلمة ،صَمَّنِیْها الناسُ؛ فقلتُ لابی ما قال؟ قال :کلهم من قریش“ [2]

جابر بن سمره کهتے هیں :

ایک مرتبه میں اپنے والد بزرگوار کے ساته خدمت رسول خدا(ص) میں مشرف ہوا تو میں نے رسول(ص) سے سنا :آپ فرما رهے تهے: یه دین الٰهی باره خلفاء تک عزیز اور غالب رهے گا،اس کے بعد دوسرا جمله میں نه سن سکا کیو نکه صدائے مجلس سننے سے حا ئل ہوگئی تهی، لیکن میرے پدر بزرگوار نے کها :وه جمله یه تها:یه تمام باره خلفاء قریش سے ہوں گے۔

اس حدیث کومختلف مضامین کے ساته اهل سنت کی اهم کتابوں میں کثرت کے ساته نقل کیا گیا هے اور یه حدیث مسلمانوں کے دیگر فرقوں کے بطلان اور مذهب شیعه کے حق ہونے پر ایک محکم و مضبوط دلیل هے، اس لئے که اس حدیث کا مضمون مذهب شیعه کے علاوه کسی اور فرقهٔ اسلامی کے رهنماؤں سے منطبق نهیں ہوتا،کیونکه اهل سنت خلفائے راشدین (جو چار هیں) کے قائل هیں ، یا پهر امام حسن مجتبی (ع) کی خلافت کو ملا دیں توپانچ ہوتے هیں ، لیکن حدیث میں رسول(ص) نے باره فرمائے هیں ، لہٰذا ان کے مذهب سے یه حدیث منطبق نهیں ہوتی اور اگر خلفائے بنی امیه و بنی عباس کو ملایا جائے توسب سے پهلے یه که ان کی تعداد باره سے زیاده ہوتی هے۔دوسرے یه که ان میں سے اکثرخلفاء اهل فسق و فجور تهے، انهوں نے اپنی ساری عمر گناہوں ،قتل، غارتگری و خونریزی ، شراب نوشی اور زناکاری میں گزاری لہٰذا رسول(ص) ان کو کیسے اپنا

جانشین قرار دے سکتے ھیں ؟! پھرجس طرح یہ حدیث اھل سنت حضرات کے خلفاء کی تعداد سے منطبق نھیں ہوتی اسی طرح فرقۂ زیدیہ،اسماعیلیہ ، فطحیہ، سے بھی منطبق نھیں ہوتی ،کیونکہ ان کے مذھب کے خلفاء کی تعداد ۱۲ سے کم ھے، لہٰذا صرف شیعہ اثنا عشریہ کے خلفاء کی تعداد سے منطبق ہوتی ھے، ان میں سر فھرست مولائے متقیان حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور آخر حضرت مھدی حجة ابن الحسن العسکری (عج) ارواحنا لہ الفداء ھیں ۔

۲۔ ... جابر بن عبداللہ وابوسعید قالا: قال رسول اللہ :یکون فی آخر الزمان خلیفة یقسم المال ولا یعده۔ [3]

جابر بن عبد اللہ اور ابوسعید نے رسول اکرم(ص) سے نقل کیا ھے :

آپ(ص) نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں میرا ایک جانشین و امام ہوگا جو مال و ثروت کو(ناپ و تول کے ساتھ) تقسیم کرے گا نہ کہ گنے گا۔

۳۔ ... عن ابی سعید؛ قال: قال رسول اللہ : من خلفاء کم خلیفة یحشو المال حشیاً ولا یعده عداً۔ [4]

ابو سعید نے رسول خدا(ص) سے دوسری حدیث نقل کی ھے ؛ آنحضرت(ص) نے فرمایا: تمہار ے خلفاء اور ائمہ میں سے ایک خلیفہ و امام وہ ہوگا جو مال کو مٹھی سے تقسیم کرے گا نہ کہ عدد و شمار سے۔

امام زمانہ (عج) کے بارے میں فاضل نَوَوی شارح صحیح مسلم؛ مذکور ہ حدیث کی لغت حل کرنے کے بعد لکھتے ھیں :

سونا اور چاندی کی اس قسم کی تقسیم ک ا سبب یہ ھے کہ اس وقت ان حضرت(ع) کی وجہ سے کثرت سے فتوحا ت ہوں گی جن سے غنائم اورمال وثروت فراوانی سے حا صل ہوگا اور آپ اس وقت اپنی سخاوت اور بے نیاز ی کا اس طرح مظاھرہ فرمائیں گے، اس کے بعد کھتے ھیں : سنن ترمذی و ابی واؤد میں ایک حدیث کے ضمن میں اس خلیفہ کا نام (مھدی) مرقوم ھے، اس کے بعد اس حدیث کو سنن ترمذ ی سے نقل کرتے ھیں کہ رسول(ص) نے فرمایا :قیامت واقع نھیں ہوگی جب تک میرے اھل بیت (خاندان)سے میرا ھمنام، جانشین ظاھر ھو کر عرب پر مسلط نہ ھو جائے۔

اس کے بعد نووی کھتے ھیں :

ترمذی نے اس حدیث کو صحیح جانا ھے اور سنن داوٴد میں اس حدیث کے آخر میں یہ بھی تحریر ھے : ” وہ خلیفہ اس زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔“

۴۔ امام بخاری نے ابوھریرہ سے نقل کیا ھیکہ آنحضرت نے فرمایا:

”کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ اِبنُ مَرْیَم فِیکُم وَاِمامُکم مِنْکُمْ“[5]

تمھارا اس وقت خوشی سے کیا حال ہوگا جب ابن مریم حضرت عیسی تمھارے درمیان نازل ہوں گے اور تمھارا امام تم میں سے ہوگا؟

ابن حجر نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھا ھے کہ امام شافعی اپنی کتاب ”المناقب“ میں تحریر کرتے ھیں :

اس امت میں امام مھدی (ع)کا وجود اور آپ کا حضرت عیسی (ع) کو نماز پڑھانا حد تواتر کے طور پر ثابت ھے۔[6]

ابن حجر اس کے بعد کھتے ھیں :

بدر الدین عینی اس حدیث کی مفصل شرح کرنے کے بعد اس طرح نتیجہ گیری کرتے ھیں :

”حضرت عیسی (ع) کا اس امت مسلمہ کے امام مھدی(ع) کے پیچھے قیامت سے نزدیک آخری زمانہ میں نماز

پڑھنا ،اس بات کی دلیل ھے کہ جو لوگ قائل ھیں کہ زمین کبھی حجت خد ا سے خالی نھیں ، وہ درست ھے اور ان کا یہ عقیدہ حق بجانب ھے۔“[7]

اور امام نووی”کتاب تہذیب الاسماء“ میں کلمہ ٔعیسیٰ کے ذیل میں تحریر کرتے ھیں:

” حضرت عیسیٰ(ع) کا آخری زمانہ میں امام مھدی(ع) کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے آنا اسلام کی تائید اور تصدیق کی خاطر ھے ،نہ کہ اپنی نبوت اور مسیحت کو بیان کرنے کے لئے اور خدا وند متعال حضرت عیسیٰ(ع) کو امام مھدی (ع) کے پیچھے نماز پڑھواکر رسول (ص)اکرم کے احترام میں اس امت اسلام کو قابل افتخار بنانا چاھتا ھے۔“[8]

قارئین محترم! یہ تھی چند حدیثیں جوصحیحین میں وارد ہوئی ھیں ،جن سے بعض عقیدہ ٔتشیع کی تائیدہوتی ھے،لیکن مذکورہ مطالب کو صحیح بخاری اورصحیح مسلم کے بعض متعصب شا رحین اور عصر حا ضر کے چند نام نہاد سنی مصنفین ہضم کرنے سے قاصر نظر آتے ھیں (اورنہ جانے کیوں ان مطالب کی بنا پر عارضہ ٔ شکم ِ درد میں مبتلا دکھائی دیتے ھیں!)اور بجائے اس کے کہ یہ لوگ ان حدیثوں کے مفہوم کے سامنے سرتسلیم خم کرتے،انھوں نے ایسی ایسی الٹی،سیدھی،ضد و نقیض اور غیر قابل ِ قبول توجیہات و تاویلات نقل کی ھیں جو صریحا عقل و نقل کے خلاف ھیں ۔

چنانچہ عصرحا ضر کے بعض محققین جب ان توجیہات کے فساد کی طرف متوجہ ھو ئے تو انھوں نے سرے سے مذکورہ حدیثوں کی شرح کرنے سے گریز کرتے ہوئے ایک دوسرا راستہ اپنایا! مثلاً شیخ محمود ابوریہ اپنی کتاب میں اس حدیث کی شرح کرنے سے گریز کرتے ہوئے اس طرح لکھتے ھیں :

”یہ روایات مشکل ترین حدیثوں میں سے ھیں،جن کا سمجھنا بہت دشوار ھے، بلکہ اس کے واقعی مفہوم کو درک کرنا ھمارے امکان میں ھے ھی نھیں، لہٰذا ان حدیثوں کی تشریح کے بجائے ھ میں اپنا گرانقدروقت اور اپنی قیمتی عمر دوسرے مفیدعلمی مطالب میں صرف کر نی چاھیئے۔‘ ‘[9]

جی ھاں!جو احادیث ان کے عقیدہ کے خلاف ہوتی ھیں، وہ ان کے نزدیک قابل ِ بحث و تمحیث اور لائق تشریح و تو ضیح نھیں ہوا کرتیں!!ان کا واقعی مفہوم درک(ہضم) کرنا ان کے بس میں نھیں ہوتا!!حقائق بیان کرنے سے یونھی جان چرائی جاتی ھے ،اللہ بچائے ایسے ناحق شناسوں سے ۔

حوالہ جات

[1] صحیح بخاری ج۹، کتاب الاحکام، باب(۵۲)”استخلاف“ حدیث۶۷۹۶۔ صحیح مسلم ج۶، کتاب الامارة، باب(۱۱)” الناس تبع القریش و الخلافة فی قریش“حدیث ۱۸۲۱۔

[2] صحیح مسلم ج ٦ ،کتاب الامارہ ،باب۱حدیث۱۸۲۱۔(کتاب الامارة کی حدیث نمبر۹) ۔

[3] صحیح مسلم جلد۸ ،کتاب الفتن ،باب” لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل…“ حدیث۲۹۱۳۔۲۹۱۴۔

[4] صحیح مسلم جلد۸ ،کتاب الفتن، باب ”لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل…“ حدیث۲۹۱۴،۲۹۱۳۔

[5] صحیح بخاری جلد۴ ،کتاب الانبیاء ،باب ”نزول عیسی ابن مریم “حدیث ۳۲۶۵۔

[6] فتح ا لباری شرحا لبخاری ج۷ ،کتاب الانبیاء باب قولہ تعالی : واذکر فی الکتاب مریم …ص ۳۰۵۔

[7] عمدة القاری جلد١٦ ،کتاب الانبیاء باب قولہ تعالی : واذکر فی الکتاب مریم ….

[8] الا صابة جلد۴،عیسی المسیح بن مریم الصدیقة بنت عمران ، ص۶۳۸۔
[9] اضواء علی السنة المحمدیہ ، مصنفہ، شیخ محمود ابوریہ۔